ماہنامہ

الحقیقہ

پاکستان

جلد 9 | اپریل 2009ء - ربیع الثانی ۱۴۳۰ھ | شمارہ 5

اداریہ

ذکرِ میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہوتا رہے گا

حضرت سیدنا غوث الاعظم رضی اللہ عنہ

تصرف کے متعلق حضور غوث اعظمؒ کا عقیدہ

حضور نقش ثانی قدس سرہ العزیز کے اخلاقِ کریمانہ

پیغامِ اقبال رحمۃ اللہ علیہ کا محور

مسلم معاشرے میں غیر اسلامی رسوم

علمبردارِ حق کی عظیم تحریک شریعت اسلام کا ترجمان

ماہنامہ الحقیقہ پاکستان

جلد نمبر 9 اپریل 2009 ربیع الثانی ۱۴۳۰ھ شمارہ 6

پروفیسر محمد حسین آسی

فہرست

زرِ تعاون
پاکستان فی پرچہ 20/- روپے سالانہ
بذریعہ ڈاک 250/- فی پرچہ سالانہ چندہ

یورپ	1 پونڈ	10 پونڈ
یو ایس اے	1.5 ڈالر	15 ڈالر
عرب ممالک	3 ریال	30 ریال

ثانی بک اینڈ کمپیوزنگ سنٹر 0542-451 997

صوفی محمد آصف نقشبندی 0542-451734

پبلشر محمد عطاء الحق نے ... سے چھپوا کر مرکزی دفتر مجلہ الحقیقہ نقشبندی ... فون 0542-451734 ادارہ سے شائع کیا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلَآ اِنَّ اَوْلِیَآءَ اللّٰہِ لَا خَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ

یونس ۔ ۶۲

ترجمہ: سن لو اللہ کے ولیوں پر نہ کچھ خوف ہے اور نہ کچھ غم

کلمۃ الحقیقہ | اداریہ

ذکر میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم ہوتا رہے گا

سعید آسوی کے قلم سے

ربیع الاول شریف اپنی رحمتوں، راحتوں، رفعتوں اور سطوتوں کیساتھ بہاروں کے جلو میں آیا اور شرق و غرب، شمال و جنوب، بحر و بر، کوہ و کمر پر اپنی روح پرور تابشیں بکھیر کر گزر گیا۔ انسانوں نے فرش زمین پر خوشیاں منائیں اور فرشتوں نے چرخ بریں پر۔ ان نورانی و روحانی لمحات میں مسجدیں آباد رہیں، محافل میلاد کا انعقاد بڑی کثرت سے ہوا، درود و سلام کے نذرانے بارگاہ رسالت مآب علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام میں پیش کئے جاتے رہے، نغمات حمد و نعت سے دشت و جبل گونج اٹھے، واعظان خوش الحان اور نعت خوانان شیریں بیاں نے خوب داد و تحسین سمیٹی۔ غرضیکہ ساری کائنات نور و سرور کے سانچے میں ڈھلی ہوئی محسوس ہوتی تھی اور فکر و نظر کی فضا کوثر کی بارش سے دھلی ہوئی لگتی تھی۔ مدینہ بھر عشاق مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرے خوب بارونق اور ہشاش بشاش نظر آتے رہے، بقول اعلیٰحضرت علیہ الرحمہ

ان کے نثار کوئی کیسے ہی رنج میں ہو

جب یاد آگئے ہیں، سب غم بھلا دیے ہیں

امت مسلمہ نے اپنے آقا و مولا، ملجا و ماویٰ، محبوب رحماں، خواجہ دو جہاں، مہمان عرش معلیٰ، زینت قصر دنیٰ، خازن نعما، قاسم یکتا، جان ایمان و عرفاں، جانان دل و جاں، سائر لامکاں، زائر رب انس و جاں، حضور احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام کا یوم میلاد منا کر اپنے عشق و ایمان کا خوب خوب مظاہرہ کیا۔ مومن و منافق کا فرق بھی واضح ہوتا رہا۔ یعنی مومن وہی تھے جو جھنڈیاں لگا رہے تھے، لائٹنگ کر رہے تھے، راستے سجا رہے تھے، پولیس کی ناروا پابندیوں کے باوجود جوش عشق سے لبریز آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی ثنا خوانی کر رہے تھے، غرضیکہ ان کا کیف و سرور، انکی چہل پہل اور انوکھی گہما گہمی ان کے مومن ہونے پر مہر ثبت کر رہی تھی جبکہ منافق وہ تھے جن کے چہرے افسردہ اور مایوسی و ویرانی کی آماجگاہ بنے تھے، مدینہ بھر میں نہ تو انہوں نے کسی محفل ذکر حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کا انعقاد کیا اور نہ خود کسی ذکر میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں

گئے (بلکہ یہ سب دیکھ دیکھ کر کڑھتے رہے) ان کے روز و شب میں کوئی تبدیلی رونما نہیں ہوئی۔ یعنی حضور امام الانبیاء ﷺ کی تشریف آوری پر خوشی کا رتی بھر احساس بھی ان کے اقوال و افعال سے ظاہر نہیں ہوا۔

اے کاش، یہ عقل کے اندھے ہوش کے ناخن لیتے اور مفکر پاکستان علامہ محمد اقبال علیہ الرحمہ کے اس خواب میں حقیقت کا رنگ بھرتے، جس کا ذکر انہوں نے ایک محفل میلاد کے خطبے میں کیا تھا کہ "تین چار سال پہلے مجھے ایک خواب آیا کہ امت اپنے نبی کریم ﷺ کے میلاد پر متفق ہوگی"۔ تاہم یہاں ہم منافقین اور ان کے طرز عمل پر بحث کر کے اپنی طبیعت میں اضطراب پیدا نہیں کرنا چاہتے، مقصود یہ باور کرانا ہے کہ قوم کا ربیع الاول شریف اس اہتمام سے منانا اس بات کی دلیل ہے کہ کملی والے آقا ﷺ کا آج بھی اپنی امت کے دلوں پر راج ہے۔ جلسہ و جلوس پر بے تحاشا خرچ اس بات کی علامت ہے کہ امت آج بھی اپنے آقا و مولا ﷺ کے نام پاک پر کسی قسم کی مالی قربانی سے دریغ نہیں کرے گی۔ مسجدوں، گھروں اور فیکٹریوں پر بہترین چراغاں کا اہتمام اس بات کا غماز ہے کہ نہاں خانۂ باطن میں عشق نبی ﷺ کے چراغ آج بھی روشن ہیں۔ جذبات میں یہ حرارت، یہ جوش و خروش، یہ ولولہ انگیزی اس نکتے کی آئینہ دار ہے کہ اس قافلۂ عشق کی سالاری و رہنمائی کے فرائض سرانجام دینے والا کوئی ہو تو بہت کچھ ہو سکتا ہے۔

بہر حال ربیع الاول شریف آیا اور اپنی مدت پوری کر کے بیت گیا مگر قوم نے اس سے فائدہ نہیں اٹھایا، اور وہ فیض اور ولولہ تازہ حاصل نہیں کیا جو اس کا اصل انعام ہونا چاہئے تھا۔ یہ درست ہے کہ جمیع عالم اسلام نیز امریکہ، برطانیہ سمیت دیگر مغربی ممالک کے مسلمانوں کا ربیع الاول شریف، یکدل و یکجان ہو کر اتنے اہتمام سے گزارنا ان لوگوں کیلئے خصوصاً از حد خوشگوار ہے جو امت مسلمہ کے غم میں نڈھال سے رہتے ہیں۔ یہ گویا فصل خزاں میں نوید ابر بہار ہے۔ لیکن کاش ملت کے رہنما اس سے فائدہ اٹھائیں اور امت مسلمہ کے اس جوش عشق سے کام لے کر اسے متحد و منظم کر سکیں۔ کاش حضور پرنور ﷺ کے منصب رسالت اور مقصد بعثت کو پیش نظر رکھ کر ملت اسلامیہ کو کتاب و سنت پر مبنی آئین دے سکیں۔ کاش آج تک اس سلسلے میں جو غفلت و سستی لاحق ہو چکی ہے، اس کا ازالہ کرنے کیلئے عالمگیر پیمانے پر توبہ کا اہتمام کریں اور صدق دل سے اپنے اللہ جل مجدہ اور اپنے رسول ﷺ سے وفا کا عہد کریں۔

بخدا آج عالم اسلام کا سب سے بڑا مسئلہ اتحاد و تنظیم کا فقدان ہے۔ دنیا بھر کے کفار و مشرکین ایک پلیٹ فارم پر آرہے ہیں، کس لئے صرف ایک امت مسلمہ کو ختم کرنے کیلئے اور اسکے دین کا (معاذ اللہ) نام و نشان مٹا دینے کیلئے اور انہیں اپنے نبی علیہ السلام سے (معاذ اللہ) لاتعلق کرنے کیلئے، ان بے ایمانوں نے بڑی بے رحمی سے افغانستان کو پامال کیا، انتہائی سفاکی سے عراق کی اینٹ سے اینٹ بجائی، ایران کا عالمی مقاطعہ کیا گیا، جبکہ امت بے حسی کے زمہریر میں ٹھٹھر رہی ہے۔ مایوسی کے منجدھار میں پھنسی ہوئی ہے۔ پست ہمتی کے غاروں میں منہ چھپا رہی ہے۔ او آئی سی کی صورت میں عالم اسلام کو گفت و شنید کیلئے ایک پلیٹ فارم تو مل گیا مگر یہ وہ پلیٹ فارم ہے جہاں سے کسی ٹھوس فیصلہ و عمل کی گاڑی کبھی روانہ بھی نہیں ہو سکی، منزل مقصود پر پہنچنا تو دور کی بات ہے۔ جبکہ امریکہ و اسرائیل کی کنیز اقوام متحدہ کی دیدہ دلیری بلکہ دہشتگردی دیکھو کہ ہمارے سوڈان کے مسلمان حکمران کی گرفتاری کے فیصلے صادر کر رہی ہے اور ہمارے مسلم حکمران ابھی تک اس اقوام

حمد و کا طوقِ غلامی اپنے گلے سے اتارنے کو سوچنے کو بھی تیار نہیں، سچی بات یہ ہے کہ ہمیں ایک مدت سے انتظار ہے کہ پھر کوئی طارق بن زیاد آئے جو کشتیاں جلا کر میدان مارے، پھر کوئی محمود غزنوی آئے جو بت شکن ہو پھر کوئی صلاح الدین ایوبی آئے جو صلیبیوں کے مقابلے میں قوم کو کھڑا کر دے۔

عزیزانِ ملک و ملت! ہمیں ٹھنڈے دل سے ملک و ملت کے مسائل کا تجزیہ کرنا چاہئے اور اس دن (یوم میلاد) کی روشنی میں ان کا حل تلاش کر کے اس پر عمل پیرا ہونا چاہئے۔ اگر ہم ایک دن تو حضور پرنور ﷺ کی تشریف آوری کی خوشیاں منائیں اور سارا سال تشریف آوری کے مقاصد اور برکات کو فراموش کئے رہیں تو گویا ہم نے اس عظیم دن اور عظیم مہینے کی کوئی قدر نہیں کی۔ وہ اسوۂ رسول ﷺ جس کی پیروی کرنے والے اقوام عالم کے سردار بن گئے، وہ قرآن جس نے انسانوں کو مکان سے اٹھا کر لامکان تک پہنچا دیا تھا اور وہ نظام حیات جو بنی نوع انسان کے انفرادی، اجتماعی، اخلاقی، روحانی، سیاسی، معیشی و معاشرتی مسائل کا مجرب حل ہے، ہمارے پاس ہے، بلکہ ہمارے ہی پاس ہے، ہم اس کے امین ہیں اور اسے چار دانگ عالم تک پہنچانا ہماری ذمہ داری ہے، مگر ہم خود اس کے انوار سے محروم ہیں اور اس محرومی کی بنا پر روز بروز پستیوں کا شکار ہو رہے ہیں۔ یہ کیسی بدقسمتی ہے کہ ہم ڈنکے کی چوٹ پر اپنے مسلمان ہونے کا اعلان نہیں کر سکتے، کریں تو مجرل مسلمان ہونے کا کرتے ہیں۔ جو اسلام ہمارے وجود اور ہماری بقا کا ضامن ہے، ہماری آبرو کا سرمایہ ہے، ہمارے مسائل کا حل ہے، ہمیں پھر اقوام عالم کی امامت کے منصب پر فائز کر سکتا ہے اسی کو ہم معاذ اللہ اپنے لئے بوجھ سمجھتے ہیں اور اپنی مسلمانی کو چھپانے کیلئے مختلف بہانے ڈھونڈتے پھرتے ہیں۔ آخر ہمارے پیش نظر حضرت اقبال علیہ الرحمہ کا یہ فرمان کیوں نہیں کہ

قوم مذہب سے ہے، مذہب جو نہیں، تم بھی نہیں
جذب باہم جو نہیں، محفل انجم بھی نہیں

ہماری تاریخ کے نالائق ترین اور بے شرم ترین صدر زرداری بلکہ ارباب سیاست کی غالب اکثریت امریکہ و یورپی شیطانوں کی نظروں میں سرخرو ہونے کیلئے ایسی حرکتوں کے مرتکب ہوتے رہتے ہیں جن سے ان کا لبرل یا سیکولر ہونا نمایاں ہو۔ ہمارے اکثر وزراء اور امریکی و برطانوی وزراء اکٹھے ہوں تو یہ پہچاننا مشکل ہوتا ہے کہ اپنا کون ہے اور غیر کون ہے۔ (یہی حال دوسرے ممالک کے اکثر مسلمان حکمرانوں کا ہے) انہی کی خوشنودی کے حصول کیلئے مرزائی اور مرزائیت نواز وزیروں کی حکومت میں موجودگی کی خبریں بھی گشت کر رہی ہیں جو کہ خطرے کی گھنٹی ہے۔ یہ تمام امریکہ نواز، یورپ نواز، مرزائی نواز بلکہ شیطان نواز عناصر قرآن کا ابدی اعلان گوش ہوش سے سن لیں۔

وَلَنْ تَرْضٰى عَنْكَ الْيَهُوْدُ وَلَا النَّصٰرٰى حَتّٰى تَتَّبِعَ مِلَّتَهُمْ ؕ (البقرۃ:۱۲۰)

ترجمہ: اور ہرگز تم سے یہود اور نصاریٰ راضی نہ ہوں گے جب تک ان کے دین کی پیروی نہ کرو۔

اے غیرت و شرم سے یکسر عاری حکمرانو!

کیا تم ان سب کو راضی کرنے کیلئے اپنے دین سے پھر جاؤ گے یا اکبر کے نام نہاد دین الٰہی کی مانند مختلف مذاہب کا معجون

مرکب تیاری کروگے، کاش تم اپنے اللہ سے، اپنے رسول ﷺ سے، اپنے آباؤ اجداد سے تجدید عہد کرتے، اپنی آوارہ روشی سے توبہ کرتے اور سچے دل سے دامن اسلام تھامتے۔ حق فرمایا قرآن نے

يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا ادْخُلُوا فِي السِّلْمِ كَافَّةً ص وَلَا تَتَّبِعُوا خُطُوَاتِ الشَّيْطَانِ ط إِنَّهُ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِينٌ ۝

(البقرہ ۲۰۸)

ترجمہ: اے ایمان والو! اسلام میں پورے داخل ہو جاؤ اور شیطان کے قدموں پر نہ چلو، بیشک وہ تمہارا کھلا دشمن ہے۔

بانیان دین ایوان اقتدار ہی میں نہیں، اس سے باہر بھی ہیں۔ قصور سیاسی لیڈروں کا ہی نہیں ان علماء و مشائخ کا بھی ہے جنہوں نے اپنے تلامذہ و مریدین کو یہ تربیت نہیں دی کہ اسلام کیلئے فضا ہموار کریں اور یہ کہ اسلامی نظام کے نفاذ کیلئے حکمرانوں سے مطالبہ ضرور کرو تاہم ابتداء اپنے گھر سے ہونی چاہیئے۔ مگر جن مشائخ کو نذرانے لینے کے سوا کوئی سودا نہیں اور جو مبلغ رقمیں طے کر کے وعظ فروشی کرتے ہیں، اگر خدا ورسول ﷺ کے دین سے کیا ہمدردی ہو سکتی ہے۔ ہمیں اس میں ذرہ بھر شک نہیں کہ وہ دیندار واقع دیندار بن جائیں تو صورتحال بہتر ہو سکتی ہے۔ مگر چند ایک غیرت مند اور باشعور حضرات کے سوا آوے کا آوا ہی بگڑا ہوا معلوم ہوتا ہے۔ آج اسلام پر جو برا وقت ہے زیادہ تر اسی قسم کے مہربانوں کی وجہ سے ہے۔

بقول اقبال۔

گلہ جفائے وفا نما جو حرم کو اہل حرم سے ہے
جو کسی بتکدے میں بیاں کروں تو کہے صنم بھی ہری ہری

ہاں ہاں ملک کی داخلی و خارجی پالیسی، تعلیمی و معیشی نظام، تہذیب و تمدن کی صورت غرض ہر سانچے کو کتاب و سنت کی تعلیمات پر پیش کیجئے، جو شئی بھی اس معیار پر پوری نہ اترے، اسے باہر پھینکیے اور یاد رکھیں اصل چیز رضائے خدا ورسول ﷺ ہے۔ یہ حاصل ہو گئی تو سب خیر ہے، یہ نہ رہی تو دو جہاں میں کوئی ٹھکانہ نہ ملے گا، یہی پیغام میلاد ہے

دونوں عالم میں تمہیں مقصود گر آرام ہے
ان کا دامن تھام لو جن کا محمد ﷺ نام ہے

کاش وہ دن جلد آجائے کہ ہم اپنی آنکھوں سے شرق و غرب میں اسلام کا جھنڈا لہراتا دیکھ سکیں، آمین یارب العالمین بجاہ النبی الکریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم وبجاہ سیدی و مرشدی حضور مفکر اسلام علیہ الرحمہ

یہ تصورات باطل، تیرے آگے کیا مشکل، تیری قدرتیں ہیں کامل
انہیں راست کر خدایا میں انہیں شفیع لایا

—☆☆—

اتحاد ملت

قسط 24

کی ضرورت و صورت

پروفیسر محمد حسین آسی
علیہ الرحمہ

آپ نے گذشتہ قسط میں بعض "علماء ربانی" کی طرز ترجمانی دیکھی۔ ان حضرات کا بنیادی محور رب اکرم کے محبوبان کرام انبیاء و مرسلین علیہم السلام کی گستاخی کے گرد گھومتا ہے، اس سلسلے میں اگر ان کا اصل ہدف ہے تو اس نبی اعظم و اکرم ﷺ کے کمالات نبوت و رسالت کا عقیدہ ہے، جس کا یہ لوگ کلمہ پڑھتے ہیں۔ شاید انہیں کسی بھی نبی (علیہ السلام) کی شان و عظمت سے ایسا تعرض نہ ہو اور کسی پیغمبر علیہ السلام کے کمالات کے انکار کی ایسی دھن نہ ہو جیسی صورت حال ان کے ہاں اللہ جل شانہ کے آخری اور سب سے بڑے محبوب و رسول ﷺ کے بارے میں ہے۔ انہیں آج تک اس بات کی سمجھ نہیں آئی کہ قرآن کریم جس محبوب کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم پر نازل ہوا ہے، اس کا شان نزول ہی حضور پرنور ﷺ کی تصدیق ہے، اور ظاہر ہے تصدیق کرنے والا فضائل و کمالات ہی بیان کرتا ہے، اس کا انداز حقی نہیں ہوتا۔ لہٰذا اگر قرآن کریم حضور پرنور ﷺ پر ہی نازل ہوا ہے تو کیسے ممکن ہے اس کی کوئی آیت حضور انور و اقدس ﷺ کی شان و عظمت کے خلاف کوئی تاثر پیدا کرتی ہو اور اس سے بھی زیادہ یہ کہ جس ذات پاک نے اسے نازل کیا ہے، یہ معاذ اللہ اسی کو دغاباز قرار دے رہی ہو۔ اسلام کی سب سے پہلی اور مضبوط دلیل قرآن پاک ہے۔ معاذ اللہ اسی کو پڑھ کر کوئی بدنصیب اس کے اتارنے والے کو دغاباز سمجھتا ہے تو اس جیسا احمق دنیا میں کون ہوگا۔ ہم نے گذشتہ قسط میں غلط اور صحیح ترجمہ قرآن کی وضاحت کرتے ہوئے دونوں کے فرق کی ایک دو مثالیں ہی دی ہیں، ورنہ علماء نجد و دیوبند نے قرآن پاک کو سمجھانے کے بہانے اسکی جو ترجمانی کی ہے۔ وہ اتنی خطرناک، غلط اور نقصان دہ ہے کہ اس سے زیادہ کوئی بات خطرناک، غلط اور نقصان دہ نہیں ہو سکتی۔ نجد و دیوبند کے محققین و مترجمین نے خدا کے قادر مطلق ہونے سے معاذ اللہ ایک نتیجہ یہ نکالا کہ وہ معاذ اللہ جھوٹ بھی بول سکتا ہے، کیونکہ جھوٹ نہ بول سکنا ان کے نزدیک قدرت کاملہ کے خلاف ہے۔ حالانکہ خود بھی سوچئے جھوٹ یا سچ کا تعلق قدرت سے کیسے ہو گیا۔ اپنے معاشرے میں دیکھئے کیا جو شخص جھوٹ بولتا ہے وہ سچ بولنے والے سے زیادہ طاقتور اور قادر ہوتا ہے؟ اور جو سچ بولتا ہے وہ نسبتاً کمزور ہوتا ہے۔ اگر آپ میں تھوڑی بہت بھی عقل ہے تو آپ خود سمجھ سکتے ہیں کہ جھوٹ بولنا ایک عیب ہے، اس کا زور اور قدرت سے کیا تعلق ہے بلکہ اگر تعلق ہی ہے تو یہ ہو سکتا ہے کہ سچ بولنا دلیری کا کام ہو اور جھوٹا آدمی اپنے آپ کو کسی مشکل سے بچانے کیلئے کسی کی غلط تعریف کرے یا سچ بولنے سے اسے کوئی اور خطرہ محسوس ہوتا ہو تو مجبوراً جھوٹ بولے۔ گویا اس اعتبار سے جھوٹ کمزوری اور خطرے کی علامت ہوتی ہے نہ کہ قدرت کی۔ مگر برا ہو ان ملاؤں کا جنھوں نے حضور پرنور ﷺ کی سکھائی ہوئی توحید کو ماننا اپنی نام نہاد "غیرت" کے خلاف سمجھا کیونکہ اس سے اسلئے کا وہم پیدا ہوتا تھا اور حضور پرنور ﷺ کی لائی ہوئی کتاب سے ہدایت اخذ کرنا اپنے شیطانی "اجتہاد" کے لئے مضر جانا، ورنہ اگر خدا

نخواستہ قرآن پاک کا نازل کرنے والا دروغ باز ہے تو معاذ اللہ اس کتاب مقدس کا کیا اعتبار رہا جس کے بارے میں خود اس کا اپنا دعویٰ ہے۔

لَا یَاْتِیْهِ الْبَاطِلُ مِنْۢ بَیْنِ یَدَیْهِ وَ لَا مِنْ خَلْفِهٖ تَنْزِیْلٌ مِّنْ حَكِیْمٍ حَمِیْدٍ ○ (حٰم السجدہ ۴۲)

ترجمہ: باطل کو اس کی طرف راہ نہیں، نہ اس کے آگے سے نہ اس کے پیچھے سے، اتارا ہوا ہے حکمت والے سب خوبیوں سراہے کا

اگر معاذ اللہ رب اکرم جل مجدہ کی ذات بھی جھوٹ سے ملوث ہو سکتی ہے تو سچا کون ٹھہرے گا۔ ہاں ہاں بتایئے اسے کس کا خطرہ ہے کہ جھوٹ بولنے پر مجبور ہو۔ نہیں نہیں ایسی بات کوئی شیطان ہی کر سکتا ہے ورنہ اس کا تو اعلان یہ ہے

وَ مَنْ اَصْدَقُ مِنَ اللّٰهِ حَدِیْثًا ○ (النساء ۸۷)

ترجمہ: اور اللہ سے زیادہ کس کی بات سچی؟ اور دوسری آیت میں یہ ہے

وَ مَنْ اَصْدَقُ مِنَ اللّٰهِ قِیْلًا ○ (النساء ۱۲۲)

ترجمہ: اور اللہ سے زیادہ کس کا قول سچا؟

انصاف سے سوچئے کیا معاذ اللہ امکان کذب باری تعالیٰ کا عقیدہ رکھنے والے لوگ قرآن پر ایمان رکھ سکتے ہیں۔ کیونکہ ایمان رکھنے کا مطلب ہی یہ ہے کہ اسے شک و شبہ سے بالا تر بھی (ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَیْبَ) مانا جائے اور جب اس کے نازل کرنے والے کا کلام ہی مشکوک ہو گیا ہے تو بات ختم ہو گئی اور معاذ اللہ جب خدا کے متعلق یہ عقیدہ ہو تو اس کے نبیوں علیہم السلام کی صداقت پر ایمان کیونکر ہو سکتا ہے اور ان کا سچ بولنا کیونکر یقینی ہو گا۔ ہاں ہاں جب ان کو بھیجنے والے اور نبی و رسول بنانے والے کا کلام مشکوک ہے تو نبی و رسول کی بات کیونکر حتمی و یقینی طور پر سچی ہو سکتی ہے۔ حق یہ ہے کہ عصمت انبیاء علیہم السلام کا عقیدہ اسی لئے ضروری ہے کہ یہ خدائے پاک جل مجدہ کی طرف سے اس کے نمائندے بن کر آئے ہیں۔ معاذ اللہ اگر ان کا دامن کردار بھی گناہوں سے داغدار ہو سکتا ہو تو خدائے سبوح و قدوس کی نمائندگی کا انھیں کیا حق ہے۔ کیا آپ جانتے نہیں کہ بعثت سے قبل حضور پر نور ﷺ کو اہل مکہ بیک زبان و بیک آواز 'الصادق' اور 'الامین' کہتے تھے۔ اس پر انھیں ایسا پختہ یقین تھا کہ بدترین مخالفت کے باوجود ابوجہل اور ابولہب جیسے ذلیل ترین دشمنوں نے بھی آپ کو 'الصادق' اور 'الامین' ہونے کی گواہی ہمیشہ دی بلکہ ان کو خطرہ تھا کہ اگر 'الصادق' اور 'الامین' ہونے کا اقرار نہ کیا تو وہ خود لوگوں کی نظروں میں گر جائیں گے۔ یہی وجہ ہے ہرقل کے سامنے کفر کے نمائندے کے طور پر ابوسفیان جب حاضر ہوئے تو انھوں نے واضح طور پر اقرار کیا کہ ان سے آج تک کوئی جھوٹ ثابت نہیں ہو سکا۔ (اور اسے اس وقت یہ خطرہ بھی تھا کہ غلط بات کی تو کہیں ان کے اپنے ساتھی ہی جھٹلا نہ دیں)۔ میں جب بھی سوچتا ہوں کہ جناب ابوسفیان رضی اللہ عنہ کو ایمان کیونکر نصیب ہوا تو میرے ذہن میں اس کی تین وجوہ آتی ہیں، ان میں ایک وجہ یہی ہے جو انھوں نے ہرقل کے سامنے محبوب خدا علیہ التحیۃ والثناء کے حق میں سچی گواہی دی اور منکر ہونے کے باوجود آپ کی 'نعت' کا شرف حاصل کیا۔ ہاں ہاں یہ نعت ہے جو کافر کو مسلمان بناتی ہے بشرطیکہ سچے دل سے پڑھی جائے۔ کسے خبر نہیں کہ کافر صرف لا الٰہ الا اللہ کہنے سے مسلمان نہیں ہوتا۔ مسلمان ہونے کے لئے محمد رسول اللہ کہنا بھی ضروری ہے اور رسول اللہ حضور ﷺ کی نعت ہی تو ہے۔

بہر حال ہر نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کا معصوم ہونا از حد ضروری ہے اور اس سے بھی زیادہ ضروری اس کا ہر حال میں سچا ہونا ہے، بعثت سے پہلے بھی اور بعثت کے بعد بھی مگر نجد و دیوبند کے مبلغین اسلام کا 'کارنامہ' دیکھئے انھوں نے رب تعالیٰ کے امکان کذب کا عقیدہ تصنیف کیا اور نبیوں کے کذب صریح سے معصوم نہ ہونے کا نیا نظریہ گھڑا۔ چنانچہ بانی دار العلوم دیوبند جناب قاسم نانوتوی کا یہ جملہ آپ کی نظر سے نہیں گزرا تو اب دیکھ لیں اور اسلام پر ان کی 'نوازشات' کا شکریہ ادا کریں۔ مولانا کی تحقیق دیکھئے۔

"جھوٹ بھی صریح کی کئی طرح پر منقسم ہے جن میں سے ہر ایک کا حکم یکساں نہیں۔ ہر قسم سے نبی کا معصوم ہونا ضروری نہیں" (تصفیۃ العقائد)

پھر دیکھئے 'شیطانی تقویٰ'، کتاب کا نام بھی تصفیۃ العقائد رکھا یعنی جس میں عقائد کا تصفیہ کیا گیا ہے۔

جس گروہ نے قرآن پاک بھیجنے والے اور قرآن پاک لانے والے کے بارے میں یہ عقائد گھڑے ہیں اور یوں اصلی اور قدیم اسلام کے مقابلے میں بالکل جدید قسم کا اسلام عقائد پیش کیا ہے، کیا وہ بھی 'ملت اسلام' میں شامل ہیں۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ جو لوگ قرآن پاک کو الہامی اور اللہ کی طرف سے اتارا ہوا نہیں مانتے، یقیناً وہ اسلام کے کچھ نہیں لگتے، خواہ وہ ایران کا شیعی ہو یا پاکستان کا ذاکر و مجتہد۔ مگر جن لوگوں نے قرآن بھیجنے والے اور آسمانی و الہامی کتابوں کے لانے والوں کے بارے میں امکان کذب یا کذب صریح کا عقیدہ گھڑ لیا ہو، بتایئے وہ ملت اسلامیہ سے کیا تعلق رکھتے ہیں۔ اب ہم اتحاد ملت کی بات کرتے ہیں تو اس کی کیا تک ہے۔ چاہیے تو یہ کہ پہلے اس قسم کے لوگوں کے عقائد کی اصلاح ہو جائے، پھر انہیں ملت اسلامیہ کا فرد قرار دیا جائے۔ اس میں کوئی شک نہیں اللہ اور اللہ کے رسول ﷺ کے بارے میں یہ عقائد علمائے نجد و دیو بند کے سب پیروکاروں کے نہیں بلکہ ان میں بعض کو یہ علم بھی نہیں ہوگا کہ ان کے اکابر نے عقائد کے معاملے میں کیا کیا غلاظت و نجاست پھیلائی ہے۔ ایسے لوگ جب تک ان عقائد کفریہ سے محفوظ رہیں، یقیناً ملت اسلام کے افراد شمار ہوں گے۔ لیکن اگر ان کی برین واشنگ کر دی گئی ہو کہ حضور پرنور ﷺ اور دوسرے انبیاء کرام علیہم السلام کی شان میں ہرزہ سرائی تو برداشت کر لیں مگر اپنے ملاؤں اور لیڈروں پر بیجا اعتراض کو بھی برداشت نہ کر سکیں۔ تو کیا جائے کہ ایسے لوگ بھی ان اسلام دشمنوں کے جال میں بری طرح پھنس چکے ہیں اور یقیناً اب ان کا بھی اسلام سے تعلق نہیں رہا۔ اللہ اور اس کے رسول ﷺ پر ایمان پہلے ہے اور ان کے مقابلے میں کسی پر بھی اعتماد اسلام کے منافی ہے، یونہی اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے محبت مقدم ہے، ان کے مقابلے میں کسی اور سے محبت کفر سے کم نہیں، ہونا تو چاہیے کہ جس سے بھی محبت ہو اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے لئے ہو اور جس سے بغض ہو، وہ بھی نفس یا اپنی ذات کے لئے نہ ہو بلکہ محض خدا اور رسول (جل و علا و صلی اللہ علیہ وسلم) کے لئے ہو، میں یہ سمجھتا ہوں کہ اگر اسی سادہ سے معیار کو بھی پیش نظر رکھا جائے تو ایمان بچ سکتا ہے۔ ایمان کی حلاوت کا دارومدار کس بات پر ہے سنئے زبان نبوت کا فیصلہ

ثَلٰثٌ مَنْ كُنَّ فِيْهِ وَجَدَ بِهِنَّ حَلَاوَةَ الْإِيْمَانِ مَنْ كَانَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِمَّا سِوَاهُمَا وَمَنْ أَحَبَّ عَبْدًا
لَا يُحِبُّهُ إِلَّا لِلّٰهِ وَمَنْ يَكْرَهُ أَنْ يَعُوْدَ فِي الْكُفْرِ بَعْدَ أَنْ أَنْقَذَهُ اللّٰهُ مِنْهُ كَمَا يَكْرَهُ أَنْ يُلْقٰى فِي النَّارِ (بخاری، مسلم)

ترجمہ: تین چیزیں ایسی ہیں کہ جس میں پائی جائیں وہ ایمان کی مٹھاس پالے گا (۱) جس کو اللہ اور اس کے رسول (ﷺ) سے محبت باقی سب کے مقابلے میں زیادہ ہو (۲) جو کسی بھی بندے کے ساتھ محض اللہ کے لئے محبت رکھے (۳) جو حالت کفر میں لوٹ جانے کو اتنا ہی برا جانے جتنا آگ میں ڈالے جانے کو (برا سمجھتا ہے)

ذرا اس ارشاد عالی پر غور کیجئے۔ ایمان کا مزا یا مٹھاس محسوس کرنے کے لئے تین شرطیں ہیں۔ دنیا میں سب سے زیادہ محبت اللہ سے اور اس کے رسول ﷺ سے ہو۔ اگر زندگی میں کوئی ایسا مرحلہ آجائے کہ ایک طرف اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے محبت ہو اور دوسری طرف کسی پیارے سے پیارے انسان کی محبت۔ تو اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی محبت پر اس عزیز کی محبت کو بھی قربان کر دیجئے۔ خواہ وہ تمہارا استاد ہو، پیر ہو یا باپ ہو، اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے مقابلے میں کسی کی پرواہ نہ کیجئے۔ اس محبت کا تقاضا یہ ہے کہ اللہ اور اس کے رسول کی رضا پر کسی کی رضا کو ترجیح نہ دیجئے، کسی بزرگ نے خوب فرمایا ہے

ہزار خویش کہ بیگانہ از خدا باشد | فدائے یک تن بیگانہ کہ آشنا باشد

ترجمہ: ہزاروں اپنے ہوں اگر خدا سے دور ہیں تو اس ایک بیگانہ غیر پر قربان جو اللہ کی محبت و معرفت سے واصل ہے۔

حقیقت میں اللہ اور اسکے رسول ﷺ پر ایمان کا ولین تقاضا یہی ہے کہ ان کے ساتھ سب سے زیادہ محبت ہو۔ اور اس محبت کا تقاضا کثرت ذکر ہے، حدیث پاک میں آیا ہے۔

مَنْ اَحَبَّ شَيْئًا اَكْثَرَ ذِكْرَهُ

ترجمہ: جسے کسی بھی چیز سے محبت ہو، وہ اس کا ذکر بار بار کرتا ہے۔

اسی لئے اہل اللہ اپنی عمر عزیز تکبیر و تحمید استغفار اور درود شریف پڑھنے میں گزارتے ہیں۔ ان کے لئے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کا ذکر غذائے روح بن جاتا ہے۔ وہ دوسروں کو بھی اللہ اور اس کے رسول پاک ﷺ کا ذکر ہی سکھاتے ہیں۔ ان کے فیض سے محبت سے ذکر نہ کرنے والے بھی ذاکر بن جاتے ہیں۔ مگر ہمارے ہاں توحید کے ٹھیکیدار خود تو ذکر کریں کیا کوئی اور بھی کلمہ شریف یا درود شریف ان کے سامنے پڑھتا ہو تو ان کی طبع نازک برداشت نہیں کرتی اور فوراً کلمہ شریف اور درود شریف سے روک دیا جاتا ہے۔ حالانکہ حدیث شریف میں خود حضور اکرم ﷺ کے ظاہری زمانہ پاک میں بھی نماز کے بعد بلند آواز سے ذکر ہوتا تھا چنانچہ مشکوٰۃ شریف کی کتاب الصلوٰۃ میں ایک باب کا عنوان ہے

بَابُ الذِّكْرِ بَعْدَ الصَّلٰوةِ

یعنی نماز کے بعد ذکر کا باب

اور اس میں پہلی ہی حدیث پاک یوں ہے

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كُنْتُ اَعْرِفُ اِنْقِضَاءَ صَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بِالتَّكْبِيْرِ (متفق علیہ)

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ مجھے رسول ﷺ کی نماز کے اختتام کا علم تکبیر سے ہوتا تھا۔

گویا یہ نہایت ہی چھوٹی عمر میں ابھی گھر میں ہوتے تھے تو مسجد سے تکبیر کی آواز سن کر سمجھ جاتے تھے کہ حضور پر نور ﷺ نماز پڑھ چکے ہیں۔ (ہاں، ایسا جہر نہیں ہونا چاہیے کہ نمازی کی نماز میں خلل آئے۔ ایسا خطرہ ہو تو اس کی نماز کے بعد کریں۔ آخر بخاری اور مسلم کی روایت سے نماز کی تکمیل کے بعد بلند آواز سے ذکر بھی تو کرنا سنت ثابت ہوا۔ اس سنت کو قائم رکھنے کی اور کیا صورت ہوگی)

اسی طرح محبت کا ایک اور تقاضا حدیث پاک میں مذکور ہے

حُبُّكَ الشَّيْءَ يُعْمِيْ وَيُصِمُّ (مشکوٰۃ)

ترجمہ: کسی چیز کی محبت اس کے (عیب دیکھنے سے) اندھا اور (عیب سننے سے) بہرا کر دیتی ہے

یعنی جس کے ساتھ بھی محبت ہو اگر اس میں عیب ہو تو بھی نظر نہیں آتا اور کوئی اس محب صادق کے سامنے اس کے محبوب کے عیب بیان کرے تو بھی یہ اس سے متاثر نہیں ہوتا اور محبوب کے بے عیب ہونے کے بارے میں کسی شک و شبہ میں گرفتار نہیں ہوتا۔

حدیث پاک کا یہ مضمون کسی کی بھی محبت کا اندازہ کرنے کا صحیح معیار ہے۔ اسی لئے فارسی کی ایک ضرب المثل ہے کہ لیلیٰ را بچشم مجنون باید دید یعنی لیلیٰ کو مجنوں کی آنکھ سے دیکھنا چاہیے، مشہور ہے کہ لیلیٰ کا رنگ کالا تھا اور اس کی وجہ تسمیہ بھی یہی تھی کہ وہ رات کی طرح کالی تھی۔ مگر ظاہر ہے کہ ایک عیب کی بات تھی مگر کیا مجنوں کو بھی اس کا رنگ ایسا ہی نظر آتا تھا، ہرگز نہیں۔ اس کے نزدیک چاند سورج کی روشنی اس کی محبوبہ کے سامنے ہیچ تھی۔

افسوس نجد و دیوبند کے محققین کو اللہ بے عیب جل مجدہ اور اس کے حبیب بے عیب ﷺ میں بھی عیب نظر آ گئے۔ توحید کا بلند بانگ دعویٰ کر

حیوانات وبہائم کے لیے بھی حاصل ہے (حفظ الایمان)

[illegible]

[illegible]

[illegible] مانا کہ وہ آپ کو ہیڈ ماسٹر تسلیم کرتا ہے [illegible]

[illegible]

[illegible] ہے جو شخص یہ کہتا ہے کہ

جس کا امر پایا جاوے کسی چیز کا انکار نہیں

[illegible]

وَتُعَزِّرُوْهُ وَتُوَقِّرُوْهُ (الفتح)

ترجمہ: اور اس رسول کا ادب و احترام کرو

اس کا خلاف یہی طرز گفتگو ہے

[illegible]

[illegible] پریشان ہونے

[illegible]

ترجمہ: بیشک نماز ایمان والوں پر وقت مقرر کیا ہوا فریضہ ہے۔

[illegible]

[illegible] ہر قسم سے نبی معصوم ہونا ضروری نہیں ہے الجملہ علی [illegible]

[illegible] قال معی

[illegible]

[illegible] فقط واللہ اعلم

سید احمد سعید نائب مفتی دارالعلوم دیوبند

[illegible]

مسعود احمد عفی اللہ عنہ   مہر دارالافتاء دیوبند الہند

[illegible]

[illegible]

۳ حلاوت ایمان پانے کی تیسری شرط یہ ہے کہ ایمان لانے کے بعد ایمان سے نکلنا ایسا محسوس کرے جیسے آگ میں ڈالا جانا۔ یا ایمان سے [illegible]

[illegible]

٭٭٭

حضرت سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ

[illegible]

[illegible]

[illegible]

جن آپ ہی کے ذکر خیر کی سعادت حاصل کی جا رہی ہے۔

[illegible]

عاشقانہ و والہانہ انداز میں یوں بیان کیا ہے۔

[illegible]

نبوی نور ، علوی کرم ، بتولی معدن

حسنی حل حسینی ہے تجلا تیرا

[illegible]

تشریف لائے اور فرمایا

"اے ابو صالح! مجھے اللہ تعالیٰ نے ایک صالح بیٹا عطا فرمایا ہے [illegible]"

فطری تقویٰ: اس زمانے میں بھی احترام شریعت کا یہ عالم تھا کہ آپ [illegible]

[illegible]

بچپن اور حصول علم [illegible]

[illegible]

[illegible]

تعالیٰ کے ولی کو بیٹھنے کے لئے جگہ دو"

[illegible]

زیر تعلیم رہے۔

[illegible]

[illegible]

ڈاکوؤں کا محمد [illegible]

[illegible]

بغداد میں ورود [illegible]

[illegible]

[illegible]

آپ بھی [illegible]

حضور دست طلب نہیں پھیلاؤ گے"

[illegible]

"[illegible]"

[illegible]

[illegible] قول سے بے نیاز ہوتے ہیں، آپ نے اسے بھی صدقہ کر دیا۔

[illegible]

خدمت میں آنا جانا شروع [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

آپ نے فرمایا رسول اللہ ﷺ کے ادب کی وجہ سے"

[illegible]

[illegible] ہوا میں چلتی ہیں۔

آپ ہفتہ میں تین بار وعظ فرماتے تھے۔ جمعہ کی صبح اور سہ شنبہ کو شام کو مدرسہ میں اور ایک شنبہ کی صبح کو خانقاہ میں۔ (یہ سلسلہ وعظ [illegible] زیادہ یہود و نصاریٰ مسلمان ہوئے اور ایک لاکھ سے زیادہ چور اُچکے تائب ہوئے۔

[illegible]

تدریس (پڑھانا) اور فتویٰ (فتویٰ دینا) [illegible] تفسیر، حدیث، فقہ [illegible] قرآن کی قرأت [illegible]

[illegible]

اخلاق و عادات [illegible]

[illegible] آپ [illegible] حضور پاک ﷺ کا [illegible] معجزہ تھی۔

آپ [illegible]

شیخ مسعود [illegible]

[illegible] دروازے پر آ گئے۔

شیخ ابو القاسم فرماتے ہیں۔

[illegible]

پوشیدہ رکھے۔ آپ سے بڑھ کر حیا والا نہیں دیکھا۔"

محمد بن علی بغدادی فرماتے ہیں

[illegible]

جاتا ہے تاکہ کچھ اندازہ ہو سکے۔

1:	مُردوں کو زندہ کرنا۔	2:	بیماروں کو اچھا کرنا۔
3:	[illegible]	4:	[illegible]
5:	[illegible]	6:	[illegible]
7:	[illegible]	8:	[illegible]
9:	قضائے حاجات۔	10:	دور دراز فاصلے سے مدد کرنا۔

[illegible]

وصیت [illegible]

[illegible]

توحید پر ثابت قدم رہنا۔

[illegible]

—☆☆—



غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ کا عقیدہ

[illegible]

[illegible]

انہوں نے ہوا کو حکم دے کر قاتل کا سر کٹوا دیا۔

[illegible]

گی۔ انہوں نے برتنوں کو دیکھا تو سب سرکہ ہو گیا تھا۔ (ایضاً)

حضرت ... رضی اللہ تعالیٰ عنہ ... [illegible]

[illegible]

... لاحول ولا قوۃ ... صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ... (...ص ۲)

حضرت ... رضی اللہ عنہ ... [illegible]

[illegible]

حضرت علامہ شطنوفی رحمۃ اللہ علیہ ... [illegible] ... حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں ... [illegible]

[illegible]

حضرت [illegible] رحمۃ اللہ علیہ [illegible] کے بارے میں حضرت [illegible] قدس سرہ تحریر فرماتے ہیں کہ آپ بڑے صاحب [illegible] ہوئے ہیں۔ آپ کا شمار ان چار ہستیوں میں ہوتا ہے [illegible] ہوتی ہیں۔ اگر کسی مریض کی تندرستی کے لیے دعا کرتے تو وہ تندرست ہو جاتا۔ آپ معتبر فقہا و مفتیوں میں شمار ہوتے تھے۔ آپ کی صحبت میں اکابر [illegible] ہوئے۔ ایک مرتبہ آپ [illegible] میں [illegible] تقسیم ہوئی [illegible] سے پھٹ گئی۔ ایک مرتبہ [illegible] اور جب آپ نے [illegible] تو وہ [illegible]

سالم ہو گیا۔ ... میں پیسے کی طرح پانی بھرا ہوا تھا۔ (قلائد الجواہر ۲۷۱)

[illegible]

[illegible] حضرت غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

ولادہ ایسی بات کسی سے نہ کہنا۔ (نفحات الانس ۶۷۲)

حضرت غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ [illegible]

عطا فرمائی ہے کہ جنہیں سن کر انسانی عقل حیران ہو جائے۔

[illegible] پانی بغداد شریف [illegible] حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں [illegible]

[illegible] (قلائد الجواہر ۹۲)

اس واقعہ سے حضرت غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ [illegible] پانی پر بھی حکومت عطا فرمائی ہے۔

[illegible]

”چاہے آگئی ہے“

[illegible]

”فیکون اعطنی اجعلک تقول للشیٔ کن فیکون“

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] عقیدہ [illegible]

[illegible]

حضور سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ قصیدہ غوثیہ میں خود اپنی زبان سے ارشاد فرماتے ہیں

وولانی علی الاقطاب جمعا

فحکمی نافذ فی کل حال

مجھے مولیٰ نے تمام قطبوں پر والی بنایا تو میرا حکم ہر حال میں نافذ ہے

فلو القیت سری فی بحار

لصار الکل غورا فی الزوال

اگر میں اپنی محبت کا بھید دریاؤں پر ڈال دوں [illegible]

ولو القیت سری فی جبال

لدکت واختفت بین الرمال

اگر میں اپنی محبت کا راز پہاڑوں پر ڈال دوں [illegible] ریت میں چھپ جائیں

ولو القیت سری فوق نار

لخمدت وانطفت من سر حال

اگر میں اپنی محبت کی حقیقت آگ پر ڈال دوں تو وہ بجھ جائے [illegible] روشنی سے محروم ہو جائے

ولو القیت سری فوق میت

لقام بقدرة المولی تعالی

اگر میں اپنی محبت کا راز کسی مردے پر ڈال دوں تو وہ اللہ تعالیٰ کی قدرت سے زندہ ہو کر کھڑا ہو جائے

بلاد اللہ ملکی تحت حکمی

ووقتی قبل قلبی قد صفا لی

اللہ تعالیٰ کے شہر میرا ملک اور میرے حکم کے تحت ہیں اور میرا وقت میرے دل سے پہلے میرے لیے صاف ہو چکا ہے

ان اشعار سے بھی حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ کا عقیدہ ظاہر ہوتا ہے۔

☆☆

اقبال کا تصورِ عشق

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

[illegible]

[illegible]

[illegible]

کی جائے تو نا امید ہونے کا کوئی جواز نہیں۔

گشودم پردہ را از روئے تقدیر　　مشو نومید و راہ مصطفیٰ گیر

[illegible]

بینا کر چھوڑا

[illegible]

[illegible]

چو خود را در کنار خود کشیدم　　بہ نور تو مقام خویش دیدم
دریں دیر از نوائے صبحگاہی　　جہان عشق و مستی آفریدم

[illegible]

ہنوز ایں خاک دارائے شرر ہست　　ہنوز ایں سینہ را آہ سحر ہست
تجلی ریز بر چشمم کہ بینی　　بایں دوری مرا آب نظر ہست

[illegible]

[illegible]

ہر کجا بینی جہانِ رنگ و بو — آنکہ از خاکش بروید آرزو

[illegible]

(ہر کہیں پیدا ہے جو رنگ و بو — خاک سے جس کی ہو پیدا آرزو

ہے وہ ممنون مصطفیٰ کے نور کا — یا ہے وہ جویائے نورِ مصطفیٰ)

ترجمہ [illegible]

[illegible]

[illegible]

عبدہ از فہم تو بالاتر است — زانکہ او ہم آدم و ہم جوہر است

([illegible] — عبدہ [illegible] جوہر بھی ہے)

[illegible]

[illegible]

عبدہ دہر است و دہر از عبدہ است — ما ہمہ رنگیم او بے رنگ و بوست

([illegible])

عبدہ با ابتدا بے انتہاست — عبدہ را صبح و شام ما کجاست

(عبدہ آغاز بے انجام ہے — عبدہ آزادِ صبح و شام ہے)

[illegible]

کس ز سرِ عبدہ آگاہ نیست — عبدہ جز سرِ الا اللہ نیست

([illegible])

[illegible] دعا میں فرق کیا ہی نہیں جا سکتا۔

لا الٰہ تیغ و دمِ او عبدہ — فاش تر خواہی بگو "ہو عبدہ"

[illegible] "ہو عبدہ" کی بات سمجھ میں نہیں آ سکتی۔

مدعا پیدا نہ گردد زیں دو بیت — تا نہ بینی از مقامِ "ما رمیت"

([illegible] — دیکھ تو [illegible] مقام [illegible] رمیت)

[illegible]

[illegible] شد رفت [illegible] کانہ رفت

[illegible]

کی زیارت کی خواہش کیوں نہ ظاہر کریں۔

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

کیا ہے۔ مثنوی اسرار خودی میں کہتے ہیں۔

تو کہ از وصل زماں آگہ نہ ای ... از حیات جاوداں آگہ نہ ای

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

خراب جرأت آں رند پاکم ... خدا را گفت "ما را مصطفیٰ بس"

"جاوید نامہ" میں [illegible] ہے۔

[illegible] منکر [illegible] شدن

اور اس کا باعث شاید یہ ہے کہ

[illegible]

[illegible]

آہنگ ہو کر "من فدا ارواز ان کی پر ترکب مرامات" فرماتے ہیں

تو فرمودی رہ بطحا گرفتیم   وگرنہ جز تو ما را منزلے نیست

[illegible]

[illegible]

[illegible] مشکل پڑ گئے

معنیٔ حرفم کنی تحقیق اگر   بنگری با دیدۂ صدیق اگر

قوت قلب و جگر گردد نبی   از خدا محبوب تر گردد نبی

[illegible] ﷺ [illegible] احساس کو جب بہت

[illegible] ﷺ [illegible] پوشیدہ [illegible]

[illegible] ﷺ [illegible] کا [illegible]

تو غنی از ہر دو عالم من فقیر   روزِ محشر عذر ہائے من پذیر

گر تو می بینی حسابم ناگزیر   از نگاہِ مصطفیٰ پنہاں بگیر

[illegible]

[illegible] ﷺ [illegible]

[illegible]

ﷺ [illegible]

[illegible]

[illegible] عشق رسول ﷺ [illegible] ہے۔

قوت عشق سے ہر پست کو بالا کر دے   دہر میں اسم محمد ﷺ سے اجالا کر دے

[illegible] محمد ﷺ [illegible]

[illegible] کہتے ہیں

[illegible]

[illegible] (ﷺ) [illegible] کرتے ہوئے [illegible]

مبارک کی یوں تعریف کرتا ہے۔

ہو نہ یہ پھول تو بلبل کا ترنم بھی نہ ہو   چمن دہر میں کلیوں کا تبسم بھی نہ ہو

یہ نہ ساقی ہو تو پھر مے بھی نہ ہو خم بھی نہ ہو   بزم توحید بھی دنیا میں نہ ہو تم بھی نہ ہو

خیمہ افلاک کا استادہ اسی نام سے ہے   نبض ہستی تپش آمادہ اسی نام سے ہے

[illegible] عشق مصطفیٰ ﷺ [illegible] (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کا نام [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

قوال کہتے ہیں

[illegible]

[illegible]

[illegible] سے روشن اور ان کی روح آپ کے نور سے منور ہے

تا مرا افتاد بر رویت نظر — از اب و ام گشتہ ای محبوب تر

[illegible]

[illegible]

سوز صدیق و علی از حق طلب — ذرۂ عشق نبی از حق طلب

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

ثابت ہوا کہ جملہ فرائض فروع ہیں — اصل اصول بندگی اس تاجور کی ہے

حضور رحمۃ للعالمین شفیع المذنبین ﷺ نے فرمایا

من زار قبری وجبت له شفاعتی

(جس نے میری قبر کی زیارت کی اس کے لیے میری شفاعت واجب ہو گئی)

چنانچہ حضور ﷺ کی شفاعت کے طالب ہونے کی بنا پر اور دل میں مدینہ کے جلووں سے مستفید و مستفیض ہونے کا شوق لیے علامہ اقبال مخدوم ملک سید غلام میراں شاہ کے نام ۲۲ دسمبر ۳۲ء کے مکتوب میں [illegible] زیارت روضہ رسول ﷺ کی سعادت [illegible] کرتے ہوئے کہتے ہیں

"کاش میں بھی آپ کے ساتھ چل سکتا اور آپ کی صحبت کی برکت سے مستفیض ہوتا لیکن افسوس ہے کہ بدن سے [illegible] بھی کچھ ہی معلوم ہوتے ہیں۔ میں تو اس قابل نہیں ہوں کہ حضور ﷺ کے روضہ مبارک پر [illegible] تاہم حضور ﷺ کے اس ارشاد سے جرأت ہوتی ہے کہ [illegible] "حتیٰ گناہ گار میرے لیے ہیں"۔ امید ہے کہ [illegible] پہنچ کر مجھے فراموش نہ فرمائیں گے" (اقبال نامہ حصہ اول، ص ۳۲۸،۲۹)

[illegible]

[illegible] کے قدموں پر نچھاور ہو رہے ہیں

بیا اے ہم نفس باہم بنالیم من و تو کشتۂ شانِ جمالیم
دو حرفے بر مرادِ دل بگوئیم بپائے خواجہ چشماں را بمالیم

[illegible] احترام کیا جائے۔

[illegible]

[illegible]

برکت سے یہ شہر اولیاء کا ذرۂ دو عالم سے بہتر لگتا ہے۔

[illegible]

[illegible]

ظفر علی خان نے اقبال کے متعلق کہا تھا۔

[illegible]

(اقبال از محمد رفیق افضل: ص ۲۷)

ڈاکٹر یوسف سلیم چشتی ایک مضمون اقبال کا عشق رسول میں لکھتے ہیں

[illegible]

[illegible]

دنیا میں ایک زندہ قوم کی حیثیت سے معروف ہوں (آمین)

☆☆☆

حضور نقش لاثانی کے اخلاق کریمانہ

(ابو محمد حسنین [illegible])

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خوف و عبادت [illegible] حقیقت [illegible]

[illegible]

حضرت شیخ سعدی علیہ الرحمۃ نے فرمایا ہے

[illegible]

[illegible]

[illegible]

"لو تعلمون ما اعلم لضحکتم قلیلا و لبکیتم کثیرا"

ترجمہ [illegible]

اس سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے کیا اثر لیا

فغطی اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وجوھھم ولھم خنین (متفق علیہ)

ترجمہ [illegible]

کر رو رہے تھے

حضور اکرم نور مجسم ﷺ فرماتے ہیں

"لا یلج النار رجل بکی من خشیۃ اللہ حتی یعود اللبن فی الضرع ولا یجتمع غبار فی سبیل اللہ و دخان جہنم" (ترمذی)

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] رسول اللہ ﷺ [illegible]

[illegible] ﷺ [illegible]

[illegible]

حضرت ضیاء الامت نے علامہ زینی دحلان علیہ الرحمہ کے حوالے سے فرمایا:

[illegible]

قلب مبارک [illegible]

[illegible]

ان اتقاکم و اعلمکم باللہ انا [illegible]

[illegible]

قرآن پاک میں [illegible]

واقبل بعضھم علی بعض یتساءلون ○ قالوا انا کنا قبل فی اھلنا مشفقین ○ فمن اللہ علینا ووقانا عذاب السموم ○ انا کنا من قبل ندعوہ انہ ھو البر الرحیم ○ (الطور ۲۵ تا ۲۸)

ترجمہ: [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] حضرت [illegible] فرماتے ہیں

کان رسول اللہ ﷺ متواصل الاحزان دائم الفکرۃ لیست لہ راحۃ

ترجمہ: رحمت عالم ﷺ ہمیشہ [illegible] کیفیت میں رہتے تھے۔

ہمیشہ اپنی امت کے بارے میں فکرمند رہتے تھے۔ [illegible]

خود فرماتے ہیں (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)

انی لاستغفر اللہ فی کل یوم [illegible] مرۃ واتوب الیہ

[illegible]

بات کسی کو نہیں معلوم کہ مومن
قاری نظر آتا ہے حقیقت میں ہے قرآن

[illegible]

یہ ایک سجدہ جسے تو گراں سمجھتا ہے
ہزار سجدوں سے دیتا ہے آدمی کو نجات

[illegible]

[illegible]

میں ایک دفعہ عرض کیا تھا

میں نے دیکھا کہ تیرے پروردوں کا شاہانہ مزاج
مست و اخلاص و محبت، بے نیاز آن و این
شہسوار مرکب ایام، پامال جنوں !!
گرمیٔ ہنگامہ ہے جن کی نوائے آتشیں
جن کے سوز طبع سے روشن چراغ آگہی
منکسر، خوددار، جلوت، آشنا، خلوت گزیں
جن کی سادہ خاطری دانائے اسرار خفی
جن کے استغنا پہ قربان دولت و تاج و نگیں
جن کو غافل کر نہیں سکتا زر و مال جہاں
جن کی نظروں میں یکساں ذرہ و در ثمیں
تیرے آسی کو بھی یہ طرز وفا درکار ہے
اس کو آزادی نہیں، زنجیر پا درکار ہے

[illegible]

☆☆

نیکوں کی صحبت کے فوائد

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

[illegible]

[illegible]

[illegible]

یا ایھا الذین آمنوا اتقوا اللہ وکونوا مع الصادقین

ترجمہ: اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور سچے لوگوں کے ساتھ ہو جاؤ

[illegible]

اس سے مجھکو تربیہ کرے [illegible]

سے بری ہو پائے گا"

[illegible]

هم نشینے کو لطیف و کامل است
راحت روح است و آرامِ دل است
وانکہ نادانی و غفلت وصف اوست
محتقش مانند زہر قاتل است

[illegible]

(مجمع ترمذی [illegible])

اور یہی ایمان کی سب سے بڑی کسوٹی ہے۔

[illegible]

مہر پاکاں درمیانِ جاں نشاں
دل مدہ الا بہ مہر خوشاں
سنگ گر خارا اگر مرمر بود
چوں بہ صاحب دل رسد گوہر شود

[illegible] پتھر چاہے سخت ہو یا مرمر [illegible]

[illegible]

[illegible]

"کیا تم تیری [illegible]

[illegible]

صاحبِ ذکر اللہ تعالیٰ کا ذکر زمین پر کرتے ہیں، اللہ [illegible]

فرشتوں کے درمیان ان کا ذکر فرماتا ہے۔ [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

اس لیے کہ وہ حکمت پیش کرتا ہے۔"

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] حضور ﷺ نے

[illegible]

[illegible] رسول اللہ ﷺ [illegible]

[illegible]

[illegible]

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے یہ آیت پڑھی فمن یرد اللہ ان یھدیہ یشرح صدرہ للاسلام (اللہ تعالیٰ جس کو ہدایت دینا چاہتا ہے اس کے سینے کو اسلام کے لئے کشادہ کر دیتا ہے) پھر حضور ﷺ نے فرمایا نور جب سینے میں داخل ہوتا ہے تو سینہ کشادہ ہو جاتا ہے۔ عرض کیا گیا یارسول اللہ کیا اس کی کوئی علامت ہے جس سے پہچانا جائے؟ حضور ﷺ نے فرمایا ہاں التجافی عن دار الغرور (دھوکے کے گھر یعنی دنیا سے دور رہنا) والانابة الی دار الخلود (ہمیشگی کے گھر یعنی آخرت کی طرف رجوع ہونا) والاستعداد للموت قبل نزوله (موت کے آنے سے پہلے موت کے لئے سامان کرنا) بیہقی فی شعب الایمان۔

حضرت ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ یشرح صدرہ للاسلام کی شرح مرقاۃ شرح مشکوٰۃ میں اس طرح فرماتے ہیں [illegible] فرماتے ہیں کہ اسلام [illegible] معلوم ہوتا ہے۔ قلب مومن حقیقت میں عرش رب تعالیٰ ہے۔ جس کی تعبیر حدیث قدسی میں اس طرح کی گئی ہے کہ میری سمائی نہ زمین میں ہے نہ آسمان میں [illegible] میری سمائی اپنے بندہ مومن کے دل میں ہوتی ہے

[illegible] سے عاجزی اور خوف کا اظہار کیا لیکن اسے انسان نے اٹھا لیا"

ذکر کی گئی مقدس حدیث میں حضور سید عالم ﷺ نے ان لوگوں کی پہچان بھی ہمیں بتا دی ہیں جن کے سینے کو اللہ تعالیٰ اسلام کے لئے کشادہ فرما دیتا ہے اور نور ہدایت سے ان کے قلوب کو منور کر دیتا ہے اس پہچان کی روشنی میں ہم ایسے نیک لوگوں کی تمیز کر سکتے ہیں اور ان کی صحبت بابرکت سے فیض یاب ہو سکتے ہیں۔

دنیا میں رہتے ہوئے متاع دنیا سے بے رغبتی اور عدم توجہی بزرگان دین اور اولیاء کرام کا ہی حصہ ہے۔ صحیح معنوں میں [illegible] آخرت اور اس کی نعمتوں کی طرف متوجہ ہونا پھر موت کے لئے زندگی ہی میں سامان کر رکھنا مومنین اور صادقین ہی کی علامت ہے۔ ایسے لوگوں کا مقام اللہ تعالیٰ اور رسول معظم ﷺ کے نزدیک عام مومنین سے نہایت افضل و اعلیٰ ہے۔ وہ حضرات جو متاع دنیا سے متنفر ہو کر خالق [illegible] سے محبت کرتے ہیں جن کی زندگی کا ہر لمحہ زہد و تقویٰ کا آئینہ دار ہے یہی لوگوں کے لئے دین اسلام کا درد [illegible] ہر وقت کھائے رہتا ہے

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو ایک روشن صفت صحابی ہیں حضور ﷺ کی ایک حدیث کو یوں روایت کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے

[illegible]

[illegible]

[illegible] ہے۔ ان لوگوں کا دشمن لعنت کے لائق ہے۔

٭٭

بسم اللہ الرحمن الرحیم

شادیوں میں ... [illegible]

[illegible]

وکلوا واشربوا ولا تسرفوا انہ لا یحب المسرفین O (سورۃ اعراف، آیت [illegible])

ترجمہ: [illegible]

ولا تبذر تبذیرا ان المبذرین کانوا اخوان الشیاطین O (بنی اسرائیل)

ترجمہ: [illegible] شیطانوں کے بھائی ہیں

[illegible]

ی کینے پن اور چھوٹے پن کی حرکتیں ہیں۔

[illegible]

نکاح کی تقریب [illegible]

[illegible]

☆ عقد نکاح سے پہلے یا بعد خطبہ مسنونہ پڑھا جائے۔

[illegible]

آتش بازی اور فوٹو کھینچنا ویڈیو بنانا وغیرہ۔

[illegible]

[illegible] جسمانی نفع اٹھانے کی اجازت حاصل ہو جاتی ہے۔

خدمت خلق

[illegible]

[illegible] جن کو دوسروں کی خاطر کرنے کیلئے روپوں پیسوں کی [illegible]

[illegible] کے علاوہ آپ کی طاقت ہوگی [illegible]

[illegible]



"عورت سے بڑی چیز اس جہان تک دو ہیں"

[illegible]

[illegible]

جہاں تک لوگوں کو مدد کرنے کا تعلق ہے [illegible]

[illegible]

طیب اردگان 1954ء میں [illegible]

[illegible] 18 [illegible] 1996ء [illegible] 1997ء [illegible]

[illegible] سنت میں عمل کے ذریعے سمجھا سکتا ہے۔ طیب اردگان [illegible]

آہستہ ترکی کو واپس اسلام کے راستے پر لایا جا سکتا ہے [illegible] 1994ء [illegible] 25 [illegible]

ہوئے اس وقت پورا ترکی شدید مہنگائی [illegible]

[illegible] 1997ء [illegible] 10 [illegible] 70 [illegible]

صورت دیگر ہم بہت جلد تھک جائیں گے۔ طیب اردگان کی اسی سوچ نے آگے چل کر جسٹس اینڈ ڈیولپمنٹ پارٹی کی شکل اختیار کی، جلد ہی یہ پارٹی ترکی کی سب سے بڑی جماعت بن کر ابھری، طیب اردگان خود تو الیکشن نہیں لڑ سکتے تھے لیکن انہوں نے متبادل قیادت کے ذریعے اپنی فکر و فلسفے کو عوام تک پھیلایا جس کے بعد ہر نیا آنے والا دن ان کی شہرت اور مقبولیت میں اضافے کا نیا پیغام لے کر طلوع ہوا، 3 نومبر 2002ء کے الیکشن میں طیب اردگان کی جماعت جسٹس اینڈ ڈیولپمنٹ پارٹی 550 کے ایوان میں 363 نشستیں لے کر تاریخ کا سب سے بڑا مینڈیٹ حاصل کرنے میں کامیاب ہوئی، یہ ترکی کی تاریخ میں اسلام پسندوں کی سب سے بڑی فتح تھی، اقتدار میں آنے کے بعد طیب اردگان نے اپنی سیاسی حکمت عملی سے ترکی کے سیکولر امیج کو برقرار رکھا اور موجودہ معاشرتی ہیت کو تبدیل کرنے کی کوشش نہیں کی، ان کا کہنا ہے کہ ہمیں اپنے خوابوں کی تکمیل کیلئے پانچ سال لگیں یا دس سال قوموں کی تاریخ میں پانچ دس سال کی کوئی اہمیت نہیں ہوتی، ہم جلد بازی کر کے اپنی کوششوں کو رائیگاں نہیں جانے دیں گے، ہمیں اس مرحلے پر صبر و استقامت کی ضرورت ہے" رجب طیب اردگان عزم حوصلے اور صبر و استقامت کے ساتھ سیکولر رنگ میں رنگے ہوئے مادر پدر آزاد ترکی کو اسلام کے راستے کی جانب گامزن کئے ہوئے، وہ نہایت ہی تندہی سے اندرون و بیرون ملک اسلام کے آفاقی پیغام اور ہمہ گیر سوچ کو اجاگر کرنے کی کوششوں میں مصروف ہیں، یہی وجہ تھی جو ڈیوس میں طیب اردگان نے اپنی قوم اور ساری دنیا کے مسلمانوں کے جذبات کی درست ترجمانی کی، انہوں نے ایک عالمی فورم پر صرف اسرائیل کے جھوٹ اور منافقت کا پردہ ہی چاک نہیں کیا بلکہ اس کے مکروہ چہرے سے نقاب نوچ کر اسے تحفظ دینے والے مغربی ممالک کے اصل شرمناک کردار کو بھی بے نقاب کیا ہے، یہ غزہ پر اسرائیلی جارحیت کے خلاف سب سے مضبوط اور توانا آواز تھی جو ترک وزیر اعظم نے بلند کی، کیا ہی اچھا ہوتا کہ عالمی اقتصادی فورم میں شریک تمام مسلم سربراہان مملکت بھی فلسطینی عوام کے ساتھ اظہار یکجہتی کرتے ہوئے ترک وزیر اعظم کی آواز میں آواز ملاتے اور صہیونی سرپرستوں کو یہ پیغام دیتے کہ اسرائیلی جارحیت اور اس کی ناجائز حمایت کو پوری مسلم دنیا میں نفرت و حقارت کی نظر سے دیکھا جاتا ہے، لیکن افسوس پاکستانی وزیر اعظم سمیت تمام دنیا کے مسلم سربراہان مملکت یہاں بھی گوگو کی کیفیت کا شکار نظر آئے، بے بسی، بے حسی اور صہیونی سرپرستوں کی ناراضگی کا ڈر و خوف تھا جو ان کے چہروں سے عیاں تھا، شاید ذاتی اغراض و مقاصد اور دنیاوی عیش و عشرت میں مبتلا منقسم اسلامی دنیا کے حکمرانوں سے اس جرأت رندانہ کی توقع کار عبث ہے، چنانچہ اس تناظر میں گو کہ ترک وزیر اعظم کا یہ قدم جہاں ترک اسرائیل سفارتی تعلقات سمیت ترکی کی یورپی یونین میں شمولیت کیلئے بھی کسی دھچکے اور ترکی کی سیاست میں آنے والی تبدیلیوں کے نقطہ عروج سے کم نہیں وہاں اس اعتبار سے بے انتہا اہمیت کا حامل ہے کہ طیب اردگان نے ایک بین الاقوامی فورم پر اسرائیلی جارحیت اور غزہ کے ساحل پر معصوم فلسطینی بچوں کے قتل کا تذکرہ کر کے دنیا بھر کو یہ باور کرا دیا کہ اسرائیل اور بڈھے شمعون پیریز کے موقف پر تالیاں پیٹ کر اس کی تائید و حمایت کرنے والے بھی اسرائیلی جرم میں برابر کے شریک ہیں، طیب اردگان کا دلیرانہ موقف اور ڈیوس کانفرنس سے واک آؤٹ اس بات کا عکاس ہے کہ دنیا بدل رہی ہے، دنیا واقعی بدل رہی ہے، جس کا واضح ثبوت وہ عوام کا ٹھاٹھیں مارتا سمندر ہے جو تاریک و سرد رات میں بھی جرأت و غیرت ایمانی کا مظاہرہ کرنے والے رجب طیب اردگان کے استقبال کیلئے انقرہ ایئرپورٹ پر موجود تھا، ترک عوام کا اپنے وزیر اعظم کیلئے یہ والہانہ استقبال اس امر کا بھی مظہر ہے کہ آج امت مسلمہ جذبہ غیرت و حمیت کا مظاہرہ کرنے والی قیادت کی کس قدر طلب و ضرورت رکھتی ہے، ہم جناب طیب اردگان سے اس فیصلے سے کہ "جہاں حق بات کہنے کی پابندی ہوگی، میں وہاں نہیں جاؤں گا" سے اختلاف کرتے ہوئے ان سے گزارش کرتے ہیں کہ وہ ہر اس بین الاقوامی کانفرنس اور فورم میں شرکت کریں جہاں ظلم و جارحیت کو امن و سلامتی کا مصنوعی لبادہ اوڑھانے کی کوشش کی جاتی ہے، وہ وہاں ضرور جائیں اور ایسے اجتماعات میں لازمی شرکت کر کے اسی طرح اپنا جرأت مندانہ موقف بار بار دنیا کے سامنے پیش کریں، سوئٹزرلینڈ کے شہر ڈیوس میں جناب طیب اردگان اپنی جرأت رندانہ سے وہ کچھ کر گئے جو مشرق وسطیٰ کے عرب رہنماؤں کو کرنے کی ضرورت تھی، شاباش طیب اردگان شاباش..... آج امت مسلمہ کے جذبات کی ترجمانی کرنے پر آپ پر ترکی کے عوام کو ہی نہیں تمام عالم اسلام کے مسلمانوں کو فخر ہے۔

حضور خواجۂ بغداد رضی اللہ عنہ

.......O.......

اسے کہئے جلوۂ مصطفیٰ ، جو جمالِ طلعتِ غوث ہے
وہ ظہورِ خلقِ عظیم ہے ، جو کمالِ سیرتِ غوث ہے
میں نثار ایسے کریم پر ، جو بدل کے رکھ دے دل و نظر
کرے رہزنوں کو جو راہ بَر ، وہ نگاہِ رحمتِ غوث ہے
انہیں جب پکارا وہ آگئے ، غم و درد سارے مٹا گئے
کسی بے نوا سے یہ پوچھئے ارے کیا حمایتِ غوث ہے
لٹیں راج والوں کی دولتیں ، مٹیں تاج والوں کی شوکتیں
جو نہ بجھ سکے جو نہ بجھ سکا، وہ چراغِ عظمتِ غوث ہے
بنے جو غلام وہ قادری، جو ہے قادری وہ ہے حیدری
یہ ہیں دونوں فیض کے راستے یہ نسب وہ نسبتِ غوث ہے
ملے جس سے دین کو زندگی ، وہ نظر ہے غوثِ کریم کی
اسے دین سے کہاں واسطہ جو عدوئے حضرتِ غوث ہے
یہ ہے آسیؔ شیخ کا سب کرم ، دل و جان کا جو رہا بھرم
میری جاں فدا ہے حضور پر ، میرے دل میں الفتِ غوث ہے

.......O.......

حضور مفکرِ اسلام پروفیسر محمد حسین آسی

Monthly Mujallah AL-HAQIQA

April 2009
Reg.No. C.P.L. 16

خوشخبری

الحقیقہ کا ضخیم و دیدہ زیب

ختم نبوت نمبر

عنقریب شائع ہو رہا ہے

منجانب

ادارہ الحقیقہ نقشِ لاثانی نگر شکر گڑھ

Ph:0542-451997, Cell: 0300-7766223